بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نماز کی اہمیّت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی: اللہ تبارک وتعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی: اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی: اللہ کا رکھا ہوا نام: مسلم	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی: اللہ تعالےٰ سے تعلّق	.. دُنیوی تعلقات نہیں
وَجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی: ایمان باللہِ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے سَاتھ تعاون فرمائیں تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں

جماعت المسلمین

مرکز: مسجد المسلمین، سروے نمبر: ۵۳۸، تا کلاس ۵۵، دیہ مہران، کھوکراپار ۲ ½، ملیر ٹاؤن، کراچی

دفتر: B-6 بیت الفرقان، SB-12، بلاک 13-C گلشنِ اقبال، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کی اہمیّت

سلسلۂ اشاعت ۸۳

دن و رات میں کُل پانچ نمازیں فرض ہیں اور ہر نماز اپنے اپنے وقت پر فرض ہے۔ ارشادِ باری ہے:-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا { نساء ۱۰۳ } بے شک مومنین پر نماز کا اوقاتِ مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے۔

مسافر ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو کسی ایک نماز کے وقت جمع کر کے پڑھ سکتا ہے لیکن مقیم کیلئے یہ جائز نہیں۔ بعض لوگ مقیم کیلئے بھی ظہر کی نماز عصر کے وقت یا عصر کی نماز ظہر کے وقت۔ مغرب کی نماز عشاء کے وقت یا عشاء کی نماز مغرب کے وقت ملا کر پڑھنا جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں مقیم کیلئے ملا کر پڑھنے کی صرف ایک صورت ہے وہ یہ کہ ظہر کی نماز کو آخری وقت اور عصر کی نماز کو اوّل وقت ادا کیا جائے۔ اسی طرح مغرب کو آخری وقت اور عشاء کو اوّل وقت ادا کیا جائے لیکن دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھی جائیں، ایک نماز دوسری نماز کے وقت میں ادا نہ کی جائے۔ اگر مقیم کے لئے بھی ایک نماز کا دوسری نماز کے وقت میں پڑھنا جائز مان لیا جائے تو پھر پانچ وقت کی نمازیں کس پر فرض ہوں گی، پھر تو عملاً صرف تین وقت کی نمازیں رہ جائیں گی اور یہ قطعاً غلط ہے۔ مزید برآں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ اوقات کا تعین اور یہ فرمانا کہ ظہر کا وقت اُس وقت تک ہے جب تک عصر کا وقت نہ آئے بے معنی ہو جائیگا نعوذ باللہ من ذٰلک۔ علاوہ عشاء کے تمام نمازوں کا اوّل وقت پڑھنا بہتر ہے۔

ترکِ نماز کفر ہے تمام اعمالِ صالحہ میں نماز کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ نماز، ایمان و کفر میں حدِ فاصل ہے۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے وہ مومن ہے، جو نہیں پڑھتا وہ کفر کے حدود میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ { صحیح مسلم کتاب الایمان } آدمی اور شرک و کفر کے درمیان صرف ترکِ نماز (کا فرق) ہے۔

یعنی جو شخص نماز ترک کرتا ہے وہ کفر و شرک کا ارتکاب کرتا ہے، ایسا شخص مومن تو کیا آدمی کہلانے کا بھی مستحق نہیں رہتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان نماز کا فرق

الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ {ترمذی کتاب الایمان، صحیحہ الترمذی و النسائی و العراقی}

ہے لہٰذا جس شخص نے نماز چھوڑ دی اُس نے یقیناً کفر کیا۔

تارک الصلوٰۃ سے جہاد فرض ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ {توبہ}

اگر کافر (کفر سے) توبہ کرلیں، نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو پھر ان کا راستہ چھوڑ دو (یعنی اُن سے جنگ نہ کرو)

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ {توبہ}

اگر کافر توبہ کرلیں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

آیاتِ بالا سے ثابت ہوا کہ دینی بھائی بننے کیلئے نماز کی ادائیگی شرط ہے. جو نماز نہیں پڑھتا وہ دینی بھائی نہیں یعنی غیر مسلم ہے۔

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللہِ {صحیح بخاری کتاب الایمان وصحیح مسلم کتاب الایمان}

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اُس وقت تک لڑتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں، اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسُول ہیں، اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں تو اُنہوں نے اپنے خون اور اپنے مال کو مجھ سے بچا لیا، مگر ہاں اسلام کا حق اُن سے لیا جائیگا اور اُن کا حساب اللہ (عزّ وجلّ) کے ذمہ ہوگا۔

مندرجہ بالا آیات وحدیث سے ثابت ہوا کہ جب تک کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا یا زکوٰۃ نہیں دیتا اُسکی حیثیت وہی ہوگی جو ایک غیر مسلم کی ہوتی ہے۔ اُس سے اُسی طرح جہاد کیا جائے گا جس طرح غیر مسلم سے کیا جاتا ہے۔

تارک الصلوٰۃ قابلِ قتل ہے

ایک مرتبہ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا۔ ایک (منافق) شخص نے اس تقسیم پر اعتراض کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسُولؐ، میں اِسے قتل نہ کردوں"۔ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا، لَعَلَّہٗ اَنْ یَّکُوْنَ یُصَلِّیْ عـہ

"نہیں، شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔"

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ

"تمہارے بہترین حکمراں وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم اُن کیلئے دعا کرو اور وہ تمہارے

عـہ صحیح بخاری کتاب المغازی باب بعث علیؓ و صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب ذکر الخوارج۔

عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ {صحیح مسلم کتاب الامارۃ}

لئے دُعا کریں۔ اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں کہ جن سے تم بُغض رکھو اور وہ تم سے بُغض رکھیں تم اُن پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ صحابہؓ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسُولؐ کیا ہم ایسی حالت میں انہیں تلوار سے نہ ہٹا دیں"۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں، جب تک وہ تمہارے درمیان نماز کو قائم رکھیں، نہیں، جب تک وہ تمہارے درمیان نماز کو قائم رکھیں"۔

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اِنَّهٗ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔ {صحیح مسلم کتاب الامارۃ}

"تم پر بعض ایسے امیر مقرر کئے جائیں گے جن کی بعض باتوں کو تم اچھا سمجھو گے اور بعض باتوں کو بُرا سمجھو گے تو جس شخص نے ان کی (بُری) باتوں سے کراہت کی وہ بَری ہو گیا اور جس شخص نے انکار کیا وہ سلامت رہا لیکن جو شخص اُن سے راضی ہو گیا اور اُنکی پیروی کی۔ (وہ ہلاک ہو گیا) صحابہؓ نے پُوچھا "کیا ہم اُن سے جنگ نہ کریں؟" رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں"۔

حضرت عبادۃؓ فرماتے ہیں :۔

دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعْنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةً عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ {صحیح مسلم کتابُ الامارۃ وصحیح بخاری کتابُ الفتن}

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بُلایا، ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر جن باتوں کی آپ نے ہم سے بیعت لی اُن میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ ہم سُنیں اور اطاعت کریں خوشی میں بھی اور ناخوشی میں بھی۔ تنگی میں بھی اور آسانی میں بھی اور اس حالت میں بھی کہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دیجائے اور بیعت میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ حکام سے حکومت کے معاملہ میں جھگڑا نہ کریں۔ پھر آپؐ نے فرمایا سوائے اس صورت کے کہ تم اُن کو ایسا کُفرِ صریح کرتے دیکھو جس کو کُفر قرار دینے کیلئے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی دلیل موجود ہو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حاکمِ وقت سے صرف اُس وقت جنگ کی جا سکتی ہے جب وہ کُفرِ صریح کا مرتکب ہو، دوسری احادیث جو اُوپر نقل کی گئیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکمِ وقت سے اُس وقت

جنگ کی جائے جب وہ نماز چھوڑ دے۔ گویا ترکِ نماز بھی کفرِ صریح ہے۔

نماز کی محافظت کا حکم | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ {بقرہ} نمازوں کی محافظت کرو۔

"حَافِظُوْا" کا تعلق بابِ مفاعلہ سے ہے۔ اس باب میں مستقل طور پر اور یکے بعد دیگرے کام کرنیکا مفہوم پایا جاتا ہے۔ لہٰذا "حَافِظُوْا" کا مطلب یہ ہوا کہ تمام نمازوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرو۔ اگر بجائے "حَافِظُوْا" کے "اِحْفَظُوْا" ہوتا تو یہ معنی نہیں نکلتے۔ اسی باب میں مندرجہ ذیل آیتیں بھی نازل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ {مومنون}

وہ مومن فلاح پائیں گے جو اپنی نمازوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ {معارج}

نمازی تو درحقیقت وہ ہیں جو اپنی نماز کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ جنت میں عزت کے ساتھ رہیں گے۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ نُوْرٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا نَجَاةٌ وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ {مسند احمد عن عبد اللہ بن عمرؓ۔ رجالہ ثقات}

جس شخص نے نمازوں کی مستقل اور مسلسل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کی اس کیلئے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات ہوگی اور جس نے نمازوں کی مستقل اور مسلسل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت نہ کی تو اس کیلئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ برہان اور نہ نجات وہ قیامت کے دن قارون، فرعون اور ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

مندرجہ بالا آیات و حدیث سے ثابت ہوا کہ نمازوں کی مستقل طور پر یکے بعد دیگرے حفاظت کرنا فرض ہے اور دخولِ جنت کیلئے شرط ہے۔

گنڈے دار نمازی | مندرجہ بالا آیات و احادیث میں جن میں نمازوں کی حفاظت کا حکم باب "مفاعلہ" میں دیا گیا ہے اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کبھی نماز پڑھنا اور کبھی چھوڑ دینا

نجات کیلئے کافی نہیں۔ مندرجہ ذیل آیات میں بھی اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے۔ اللہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ○ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ○ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ○ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ○

بیشک انسان بڑا بے صبرا پیدا کیا گیا ہے، جب اُسے کوئی بُرائی پہنچتی ہے تو واویلا کرتا ہے اور جب کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ہاتھ روک لیتا ہے۔ البتہ (ان فطری بُرائیوں سے) وہ نمازی مستثنٰی ہیں جو اپنی نماز پر مداومت کرتے ہیں یعنی ہمیشہ پڑھتے ہیں۔

نمازوں کو ضائع کرنیوالوں کا انجام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ○ {۱۹ مریم ۶۰}

ان (نیک) لوگوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے نمازوں کو ضائع کر دیا اور (اپنی) خواہشات کی پیروی کرنے لگے، ایسے لوگ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے، مگر جن لوگوں نے توبہ کی، ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگ جنّت میں داخل ہوں گے اور اُن پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔

آیتِ بالا سے بھی معلوم ہوا کہ ترکِ نماز کفر ہے، ورنہ اس کے کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ "جو لوگ ایمان لائے"۔

بعض نمازی دوزخ میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ○ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○

ایسے نمازیوں کیلئے دوزخ ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں اور جو برتنے کی چیز عاریۃً دینے سے انکار کر دیتے ہیں۔

آیاتِ بالا کا تقاضہ یہ ہے کہ نمازیوں کو ارکانِ نماز کی صحیح ادائیگی اور اوقاتِ نماز سے غافل نہیں رہنا چاہیئے، خلوص کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے، اور اگر ان سے کوئی چیز عاریۃً مانگی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیئے کسی برتنے کی چیز کو عاریۃً دینے سے انکار کرنا بد اخلاقی ہے، نمازی کو بد اخلاق نہیں ہونا چاہیئے۔

نماز برائیوں سے بچاتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (۲۹ عنکبوت ۴۵)

بے شک نماز بے حیائی اور بُرائی سے بچاتی ہے۔

اگر کسی نمازی کی بُرائیاں باوجود نماز پڑھنے کے کم نہیں ہو رہیں تو اُسے سمجھنا چاہیئے کہ

نماز میں ضرور کوئی ایسی خامی ہے جس کی وجہ سے نماز کے صحیح نتائج برآمد نہیں ہوتے ہے، اس کو اپنی نماز کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

نماز اور اوصافِ حمیدہ نمازی میں اوصافِ حمیدہ پیدا ہونا بہت ضروری ہے۔ ان میں سے اہم اوصافِ حمیدہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّھِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّھِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِشَھٰدٰتِھِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ ۝ (معارج ۲۲ تا ۳۵)

(تمام انسانوں میں گھبراہٹ اور بخل ہوتا ہے) سوائے ان نمازیوں کے جو ہمیشہ پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں، جن کے مال میں سائل اور محروم کیلئے ایک حصہ مقرر ہوتا ہے جو روزِ جزا کی تصدیق کرتے ہیں، جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ بیشک اُن کے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔ اور جو (تمام عورتوں سے) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں کے، اُن کے پاس جانے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔ ان کے علاوہ اگر وہ کسی اور عورت کے متلاشی ہوں تو پھر وہ حد سے نکل جانے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرتے ہیں، جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں اور جو اپنی نماز کی پابندی کے ساتھ حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو باغات میں عزت کے ساتھ رہیں گے۔

اگر کسی نمازی میں یہ اوصافِ حمیدہ پائے جاتے ہیں تو اُسے اُمید رکھنی چاہیئے کہ اس کی نماز قبول ہو رہی ہے اور اگر یہ اوصاف پیدا نہیں ہوئے ہیں تو پھر اُسے اپنی نماز کا جائزہ لینا چاہیئے۔

نماز صبر، استقامت اور ضبطِ نفس کی تربیت دیتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (بقرہ ۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کرو۔

نمازی جب تکبیرِ تحریمہ کہتا ہے تو جب تک وہ سلام نہ پھیرے کوئی کام نہیں کر سکتا، تمام حلال و جائز کام جو وہ نماز شروع کرنے سے پہلے کر سکتا تھا نماز میں حرام ہو جاتے ہیں۔ نہ

وہ کھا سکتا ہے، نہ پی سکتا ہے، نہ نظر اُٹھا سکتا ہے، گویا وہ صبر اور ضبطِ نفس کی مشق کر رہا ہے۔ اُسے تربیت مل رہی ہے کہ جس اللہ کے حکم سے نماز کے اندر اُس نے تمام حلال چیزوں اور کاموں کو اپنے اُوپر حرام کر لیا تھا نماز کے بعد وہ اُسی اللہ کی اطاعت میں تمام حرام کاموں سے بچے۔

نماز کے مزید فوائد نماز ایک ہلکی قسم کی ورزش ہے، دن و رات میں پانچ نمازیں سستی اور کاہلی دور کرنے اور چستی و مستعدی پیدا کرنے کا عجیب و غریب ذریعہ ہیں۔ نماز صفائی و پاکیزگی کی بھی تربیت دیتی ہے۔

نماز جماعت سے پڑھنا ضروری ہے رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ یُحْتَطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا {صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ}

قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا تھا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر ان مَردوں کی طرف جاؤں جو نماز میں نہیں آتے اور اُن کے گھروں کو مع اُن کے جلا دوں۔

نماز اور نظم و ضبط رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ {صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ}

امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہٰذا جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی سر اُٹھاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو، جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

اسی حکم کی تعمیل میں تمام مقتدی امام کی آواز پر نقل و حرکت کرتے ہیں۔ وہ کسی معاملہ میں نہ اُس سے پیش قدمی کرتے ہیں نہ اُس کی پیروی سے انحراف کرتے ہیں، اگر امام غلطی کرتا ہے تو وہ سُبحان اللہ کہکر اُسے غلطی پر متنبہ کرتے ہیں، براہ راست اس سے یہ نہیں کہتے کہ تم نے غلطی کی، بلکہ یہ کہکر کہ "اللہ ہی غلطیوں سے پاک ہے" اُسے ہوشیار کر دیتے ہیں۔ اپنے امام

کو غلطی بتانے کا کتنا پیارا انداز ہے۔ اگر امام پھر بھی غلطی سے رجوع نہیں کرتا تو مقتدی اُس کا ساتھ نہیں چھوڑتے بلکہ پورے نظم وضبط کے ساتھ اُس کی آواز پر اپنی نقل و حرکت کو جاری رکھتے ہیں۔ یہی وہ نظم وضبط کی تربیت ہے جو سیاست کے وسیع میدان میں مسلمین کی رہنمائی کرتی ہے۔ وہ اپنے امیر کی اطاعت کرتے ہیں، اُس کے حکم سے سرتابی نہیں کرتے بڑے خیرخواہانہ انداز میں ادب کے ساتھ اُس کی غلطی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنی غلطی تسلیم نہ کرے پھر بھی معروف کاموں میں اُس کی اطاعت سے مُنہ نہیں موڑتے، اُسے چھوڑکر انتشار و اختلاف کو ہوا نہیں دیتے۔

نماز کا طریقہ فرض ہے اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو اس کے ادا کرنیکے طریقہ کو مسلمین کے صوابدید پر نہیں چھوڑا بلکہ اس کے طریقہ کو بھی فرض کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ (بقرہ) جب تم (بحالت جنگ) دشمن سے خطرہ محسوس کرو تو نماز کو چلتے پھرتے اور سواری پر پڑھ لو اور جب امن ہو جائے تو نماز کو اُسی طریقہ سے ادا کرو جس طریقہ سے اللہ نے تم کو سکھائی ہے اور جس طریقہ سے تم (پہلے) ناواقف تھے۔

نماز کا طریقہ کہاں ملیگا جس طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی ہے وہ طریقہ قرآن مجید میں تو نہیں ملتا، ظاہر ہے کہ پھر وہ طریقہ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ملیگا۔ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (صحیح بخاری) نماز اُسی طریقہ سے پڑھو جس طریقہ سے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔

مذکورہ بالا آیت وحدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ جس طریقہ سے رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی ہے وہ طریقہ فرض ہے، اس طریقہ میں فرض، واجب، سُنت اور مستحب کی تقسیم فرضی ہے۔ تمام ایمان والوں کو صرف اُسی طریقہ سے نماز پڑھنا چاہیے جس طریقہ سے رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی طریقے سے نماز پڑھتے تھے رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے۔ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقہ سے نماز پڑھی ہے اور وہی طریقہ فرض ہے۔ صحیح احادیث سے اس طریقہ کو تلاش کرکے اس طریقہ کے مُطابق نماز پڑھنا چاہیے۔ نماز کے فرقہ وارانہ طریقوں سے کلیتاً اجتناب کرنا چاہیے۔

اولاد کو نماز کا حکم رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوا عَشْرًا (احمد عن عبداللہ بن عمرؓ و رواہ ابو داؤد نحوہٗ صححہ الحاکم واقرہ الذہبی)

اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کے ہو جائیں۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو اُنہیں مار کر نماز پڑھاؤ۔

نماز کے فضائل

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

پانچوں نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ، ایک رمضان سے دوسرا رمضان، درمیانی زمانہ کے تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں بشرطیکہ گناہِ کبیرہ نہ کئے ہوں۔

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

أَرَءَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

بتاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اُس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اُس کے میل میں سے کچھ باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا میل میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، اللہ اسکے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت ابن مسعودؓ نے رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:۔

أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ و صحیح مسلم کتاب الایمان)

اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز (جو اپنے وقت پر (پڑھی جائے)

آدابِ نماز

۱۔ نماز میں خشوع و خضوع ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ (مؤمنون ۱، ۲)

یقیناً اُن مؤمنین کو فلاح نصیب ہوگی جو اپنی نماز خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں۔

۲۔ نماز میں ادب سے کھڑا رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ۝ (بقرہ ۲۳۸)

اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

۳۔ نماز میں کسی قسم کی حرکت نہیں ہونی چاہیئے۔ کامل سکون ہونا چاہیئے۔ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ {صحیح مسلم} نماز میں ساکن رہو۔

۴۔ نماز میں حسن و دلکشی ہونی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَكَ {صحیح مسلم} تم اپنی نماز کو تحسین کیوں نہیں بناتے۔

۵۔ نماز میں آستین نہ چڑھائے، کپڑے اور بال نہ سمیٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اُمِرْنَا اَنْ ..... لَا نَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا {صحیح بخاری وصحیح مسلم} ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم (نماز میں) نہ کپڑا سمیٹیں نہ بال۔

۶۔ جا نماز اور نمازی کے کپڑوں وغیرہ پر نقش و نگار نہیں ہونے چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقش چادر کو نماز میں اوڑھنا پسند نہیں فرمایا اور منقش پردہ کو اُتروا دیا تھا {صحیح بخاری}

۷۔ نماز میں نگاہیں نیچی رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَيَنْتَهِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ {صحیح بخاری وصحیح مسلم نحوہ} نگاہیں اُوپر کرنے سے لوگ باز آجائیں ورنہ انکی آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔

۸۔ ننگے سر اور برا لباس پہنکر نماز نہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ {اعراف} ہر نماز کے وقت اپنی زینت کی چیزیں پہن لیا کرو۔





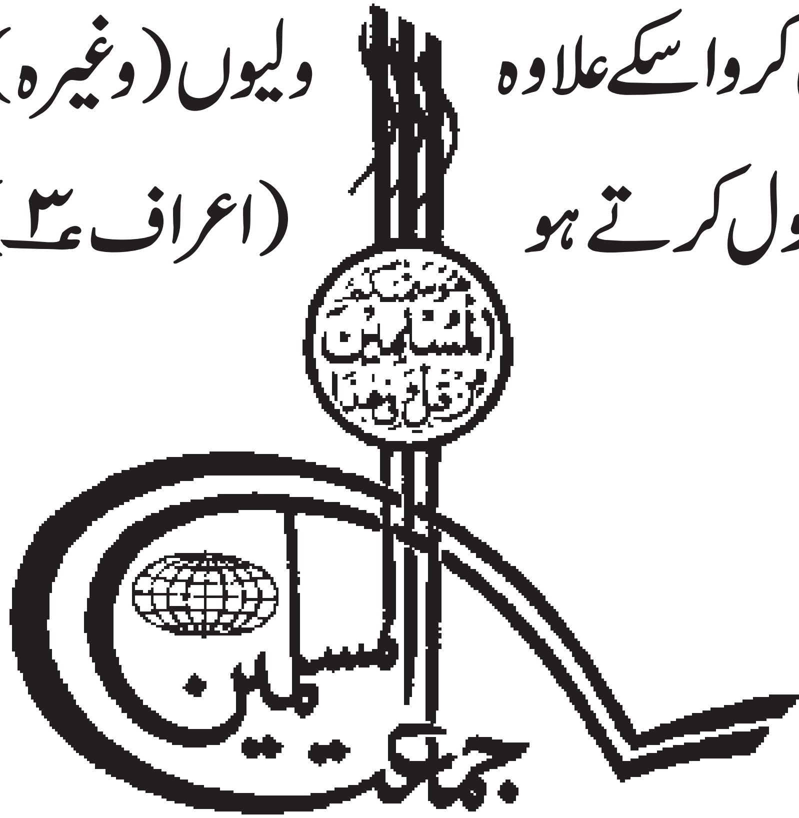
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ —— (بقرہ — ۱۲۸)

اے ہمارے رب ہم کو اپنا مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو مسلم بنا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ اور اُس کے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَلَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ (اے لوگو) جو شریعت تم پر تمہارے ربّ کی طرف سے نازل ہوئی ہے (بس) اُسی کی پیروی کرو اسکے علاوہ ولیوں (وغیرہ) کی پیروی نہ کرو (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو (اعراف ۳)



خاتم الانبیآء، امام الانبیآء، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ حق:

تَلۡزَمُ جَمَاعَۃَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاِمَامَھُمۡ، فَقُلۡتُ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّھُمۡ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ فَاعۡتَزِلۡ تِلۡکَ الۡفِرَقَ کُلَّھَا ......

جماعت المسلمین اور اُس کے اِمام کو لازم پکڑنا، پوچھا: اگر جماعت اور اُس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟ فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیٰحدہ رہنا۔۔۔۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن، صحیح مسلم کتاب الامارت)

مرکز: مسجد المسلمین، سروے نمبر 538، تا کلاس 55 دیہہ مہران،

نزد ھوکرا پار $2\frac{1}{2}$ ملیر ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34513806 فیکس 021-3815563

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12، بلاک 13-C گلشنِ اقبال،

مین یونیورسٹی روڈ، کراچی ——— فون 4815560-2

www.aljamaat.org